رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ پنجم ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۳ جولائی سنہ ۱۹۳۵ء | نمبر ۲

احرار کے ہاتھوں صدرِ احرار کی مٹی پلید

احراری شروع سے اس قسم کی غلط بیانیوں کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کا کثیر حصہ احمدیت سے بددل ہو کر ان کے ساتھ شامل ہونے کے لئے تیار ہے۔ بلکہ ان کی فتنہ انگیزیوں میں شریک ہے۔ نیز یہ کہ جماعت احمدیہ کے سربرآوردہ لوگ اپنے امام سے برگشتہ ہو کر ایک منظم جماعت کی تشکیل کر چکے ہیں حالانکہ ہم کئی بار انہیں کھلے اور واضح الفاظ میں چیلنج دے چکے ہیں۔ کہ اگر وہ اپنے اس دعوے میں سچے ہیں۔ تو ان "سربرآوردہ" احمدیوں کے نام پیش کریں جنہیں وہ اپنا ہمنوا قرار دیتے ہیں لیکن کبھی اس کی جرأت انہوں نے نہیں کی۔ اس میں شک نہیں۔ کہ منافق طبع لوگ ہر خدائی سلسلہ میں ہوتے چلے آئے ہیں حتے کہ ایسے لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت بھی موجود تھے۔ اور قرآن کریم میں ان کا متعدد بار ذکر پایا جاتا ہے۔ اسی قسم کے بعض لوگ جماعت احمدیہ میں بھی ہو سکتے ہیں اور ہیں۔ جن کی شرارتوں کی طرف حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ خود کئی بار اشارہ فرما چکے ہیں۔ لیکن ان کو پیش نظر رکھ کر یہ کہنا کہ جماعت احمدیہ کے پچاس فیصدی لوگ احراریوں کے ہمنوا ہو چکے ہیں۔ یا یہ کہ سربرآوردہ احمدی اپنے امام اور خلیفہ کے مقابلہ میں ایک "منظم جماعت" بنا چکے ہیں۔ انتہا درجہ کی کذب بیانی۔ اور دروغگوئی ہے۔ ہم دعوے کے ساتھ کہتے ہیں۔ اور اس کا ثبوت واقعات سے پیش کر سکتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کو بفضل خدا اپنے امام سے جس قدر عقیدت اور اخلاص ہے اس کا نمونہ روئے زمین پر اور کہیں نہیں مل سکتا۔ اور اس کی مثالیں آئے دن پیش ہوتی رہتی ہیں حتے کہ خود احراری عوام کی جیبیں خالی کرانے۔ اور انہیں لوٹنے کے لئے جماعت احمدیہ کے اس مالی ایثار اور قربانی کا نمونہ پیش کیا کرتے ہیں۔ جو اس نے حضورؑ کے ارشاد کے ماتحت حال میں دکھائی ؛

حقیقت یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف احراریوں نے جو فتنہ و شرارت شروع کر رکھی ہے۔ اس کا ایک شرمناک پہلو یہ بھی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ میں پھوٹ۔ احمدیت سے بے دلی۔ اور حضرت امیر المومنین سے قطع تعلق کے متعلق بالکل جھوٹی۔ اور بے بنیاد باتیں مشہور کی جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ آئے دن احراریوں کی طرف سے ایسی افواہیں اڑائی جاتی ہیں۔ جو بالکل بے سروپا ہوتی ہیں۔ اور جب انہیں پایۂ ثبوت تک پہونچانے کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ تو دم بخود ہو کر رہ جاتے ہیں ؛

مگر یہ لوگ جو جماعت احمدیہ کے خلاف ایسی بے پر کی اڑاتے رہتے ہیں۔ اگر ان کی اپنی حالت دیکھی جائے۔ تو نہایت ہی عبرتناک نظر آتی ہے۔ آج کل اگرچہ وہ اس بات کی انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ان کی اندرونی ناچاقیوں اور باہمی کشیدگیوں پر پردہ ہی پڑا رہے۔ تاکہ عوام الناس ان کے رازہائے سربستہ سے واقف نہ ہو سکیں۔ اور ان پر سیم وزر کی بارش برسانا بند نہ کر دیں۔ تاہم ایک دوسرے کے متعلق ان کے سینوں میں جو کچھ ہے۔ وہ اس وقت بے اختیار پھوٹ نکلتا ہے۔ جب مالِ غنیمت میں سے کسی کو کافی حصہ نہیں ملتا۔ اور جب ان میں یہ احساس پیدا ہوتا ہے۔ کہ قابو یافتہ افراد خوب اپنے ہاتھ رنگ رہے ہیں۔ مگر انہیں پاس نہیں پھٹکنے دیتے۔

اس کے ثبوت میں ایک طرف تو اس چپقلش کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ جو اخبار "احسان" اور "زمیندار" وغیرہ میں اس وقت پائی جاتی ہے۔ اور جس کے متعلق کسی قدر اقتباسات "الفضل" میں پیش کئے جا چکے ہیں۔ اور دوسری طرف وہ لوک جھونک اور اشارے کنائے ہیں۔ جو احرار کے دست و بازو "زمیندار" اور "احسان" میں صدر احرار کے متعلق نظر آتے ہیں۔ مثلاً "احسان" نے اپنے ۲۷ جون کے پرچہ میں ایک شاندار چوکھٹے کے اندر "آل انڈیا ینگ احرار پارٹی کا اجلاس" کے عنوان سے ایک جلسہ کی روئداد شائع کی ہے جس میں لکھا ہے :-

"آل انڈیا ینگ احرار پارٹی کی مجلس عاملہ کا اجلاس حضرت شاہ محمد غوث کے باغ میں مولانا محمود الحسن بی اے کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس شام کے ½ ۸ بجے سے شروع ہو کر رات کے ۱۲ بجے تک جاری رہا۔ مختلف مسائل اور تجاویز پر غور و خوض کیا گیا۔ اور منظور ہوا۔ کہ مجلس احرار اسلام ہند کے عہدوں کو بعض حضرات باپ دادا کی میراث سمجھ کر قبضہ جمائے بیٹھے ہیں اور دوسرے تعلیم یافتہ اور سیاست دان لوگوں کو محض اس وجہ سے مجلس میں شامل نہیں کرتے۔ کہ کہیں ان لوگوں کے عہدے چھن نہ جائیں۔ لہٰذا یہ اجلاس ایسی ذہنیت رکھنے والے حضرات کی عقل کا ماتم کرتا ہے۔ اور فیصلہ کرتا ہے۔ کہ مجلس احرار اسلام ہند کا انتخاب اس طرح ہونا چاہیئے"

اس کے بعد جو عہدے تقسیم کئے ہیں ان میں صدارت کی مسند مولوی حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی کی بجائے مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے حوالے کر دی گئی ہے اور لدھیانوی صاحب کو ارکان مجلس عاملہ میں داخل کرنے کے بھی قابل نہیں سمجھا گیا گویا وہ شخص جو احرار کا صدر بنا پھرتا ہے اس کے متعلق خود احراریوں میں اس قدر جذبہ نفرت و حقارت پیدا ہو چکا ہے۔ کہ وہ اسے معمولی ممبر کی حیثیت سے بھی اپنے ساتھ رکھنے کے لئے تیار نہیں

اور وہی "احسان" جو صدر احرار کی تعریف و توصیف کے پل باندھ رہا ہے۔ اس قدر طوطا چشمی پر اتر آیا ہے۔ کہ اس اعلان کو نہایت نمایاں طور پر شائع کرتا ہے۔ ان الفاظ میں شائع کرتا ہے جن سے ظاہر ہے کہ اس جھگڑے کی اصل وجہ مال غنیمت کے غیر موزوں حصے بخرے کرنا ہے۔ ورنہ خالی عہدوں میں کیا رکھا ہے کہ ایک فریق باپ دادا کی میراث سمجھ کر ان پر قبضہ جمائے رکھے۔ اور دوسرا فریق ان کو چھیننے کی کوشش کرے اسی سلسلہ میں "زمیندار" ۲۹ر جون کے حسب ذیل الفاظ بھی دلچسپی سے پڑھے جائیں گے۔ کہ "مولانا حبیب الرحمان صدر مجلس احرار ہند آج برق پا موٹر میں دفتر "زمیندار" کے سامنے سے گزر گئے۔ مشتاقان جمال دفتر سے نکل کر کھڑے ہوگئے۔ کہ آپ اگر انہیں مصافحہ و معانقہ کی عزت نہ بخشیں گے تو کم از کم موٹر سے اتر کر انہیں آشنا تو موقعہ دیں گے۔ کہ آپ کے جمال جان فروز سے روشنی دیدہ و دل کا سامان بہم پہنچالیں۔ مگر آپ سب کی حسرتوں اور آرزوؤں کا خون کرتے ہوئے ایک خاص انداز تغافل سے گزر گئے"۔

علاوہ "زمیندار" کی آرزوؤں کی اس انداز تغافل سے پائمالی واقعی ناقابل درگزر جرم ہے اور اس کا لب پر آجانا بتاتا ہے۔ کہ تغافل حد سے گزر چکا ہے۔

غرض "زمیندار" اور "احسان" آپس میں سخت نقار رکھنے کے باوجود صدر احرار کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور اگر صدر صاحب نے جلد "دہن بلقمہ دوختہ" پر عمل نہ کیا۔ اور ان کے آگے ہاتھ پاؤں نہ جوڑے۔ تو وہ اپنی خیر نہ سمجھیں۔

جن لوگوں کی اپنی حالت یہ ہو۔ جو اس درجہ ایک دوسرے سے بیر رکھتے ہوں جو اپنے صدر کی اس طرح مٹی پلید کر رہے ہوں۔ انہیں جماعت احمدیہ میں پھوٹ وغیرہ کی جھوٹی خبریں مشہور کرتے ہوئے شرم کرنی چاہیئے۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک اہم اعلان

پیغام امام

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میں اپنے ایک خطبہ میں اعلان کرچکا ہوں۔ کہ چند اشتہارات موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے عنقریب شائع کئے جائیں گے۔ احباب کو ان کی اشاعت خاص توجہ سے کرنی چاہیئے۔ پوسٹر عمدہ جگہوں پر لگانے چاہئیں اور چھوٹے اشتہار عقل و سمجھ سے تقسیم کرنے چاہئیں۔ چونکہ جلد یہ سلسلہ شروع ہونے والا ہے۔ میں پھر اس اعلان کے ذریعہ سے جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ فوراً مندرجہ ذیل امور کے متعلق انتظام کریں۔

۱۔ وہ جلد دفتر تحریک جدید میں اطلاع دیں۔ کہ انہیں کس کس قدر پوسٹروں اور اشتہاروں کی ضرورت ہوا کرے گی۔

۲۔ ان کی جماعت یا اگر فرد ہے۔ تو وہ فرد کس قدر رقم کے اشتہار قیمت پر منگوانا چاہتا ہے۔ (اشتہار صرف لاگت پر ملیں گے۔ کوئی نفع محکمہ ان سے نہیں لے گا) ہوسکتا ہے۔ کہ اگر ضرورت زیادہ ہو۔ اور جماعت پورے خرچ کی متحمل نہ ہوسکے۔ تو کچھ حصہ قیمت پر اور کچھ مفت ارسال کیا جائے۔

۳۔ بنگال۔ سندھ۔ اور صوبہ سرحدی کی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ بنگالی سندھی اور پشتو میں ان اشتہاروں کے تراجم شائع کرنے کی کوشش کریں۔ اس میں ایک معقول حد تک دفتر تحریک جدید ان کی امداد کرے گا۔ مگر فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہونا چاہیئے۔

۴۔ ہر جماعت یا فرد ان اشتہاروں کے چسپاں کرنے اور تقسیم کرنے کا انتظام فوراً کر چھوڑے۔

۵۔ ہر جماعت یا فرد کو اس امر کا انتظام رکھنا چاہیئے۔ کہ ہر اشتہار ایسے ہاتھ میں جائے۔ جہاں اس کا فائدہ ہو۔ اور اچھی جگہ پر پوسٹر چسپاں ہوں۔ سارے پوسٹر ایک دن نہ لگائے جائیں۔ کیونکہ بعض شریر دشمن انہیں پھاڑ دیتے ہیں۔ بلکہ دو تین دن میں لگیں۔ تا کہ سب لوگ پڑھ سکیں۔

۶۔ اشتہاروں کی اشاعت کے بعد جماعت کے افراد ان کے اثر کا اندازہ لگاتے رہا کریں۔ اور مرکز کو اس کی اطلاع دیتے رہا کریں۔ تا کہ آئندہ اشتہاروں میں اس تجربہ سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔

۷۔ سب اطلاعات میرے نام یا سکرٹری دفتر تحریک جدید کے نام ہوں۔ والسلام

خاکسار: مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی۔ امام جماعت احمدیہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرا یتیم بھتیجا عبد الحکیم عرصہ آٹھ یوم سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ (ایک صاحب از بھیرہ)

(۲) خاکسار کی بھاوجہ لطیف النساء صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سید بدرالدین احمد از کوہسی

(۳) میری لڑکی امۃ اللہ مبارک سخت بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد اشرف سب اسسٹنٹ سرجن للہ ضلع جہلم

(۴) ۳۱ مئی کے زلزلہ میں میں ملبہ کے نیچے دب گیا تھا۔ جس کی وجہ سے کافی چوٹیں آئیں۔ بدن میں اب تک درد ہے۔ بہت کمزور ہوگیا ہوں بخار بھی آنے لگا ہے۔ میری صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائی جائے: خاکسار عبد [illegible] اسمٰعیل ولد مولوی [illegible] صاحب [illegible]

پڑھی لکھی احمدی خواتین

پنجاب کونسل کی ووٹر کس طرح بن سکتی ہیں

مسلمان عورتوں کے متعلق بعض اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اپنے حق رائے دہندگی کے حاصل کرنے میں باوجود حقدار ہونے کے بالکل بے پرواہیں۔ حالانکہ ان کی ہمسایہ ہندو اور سکھ بہنیں خوب کوشش سے اپنے نام فہرست رائے دہندگان میں درج کرا رہی ہیں۔ ہماری احمدی بہنیں بھی غالباً اسی ذہنیت کے ماتحت جو مسلمان خواتین میں کام کر رہی ہے۔ بعض اضلاع میں کچھ کوتاہی کر رہی ہیں۔ ان سب کی اطلاع کے لیے لکھا جاتا ہے۔ کہ آئندہ ملکی سیاسیات میں ایک ایک ووٹ کی بڑی قیمت ہوگی۔ اور ووٹرز کی زیادتی قوم کی طاقت پر دال ہوگی اور نئی اصلاحات کے ماتحت پنجاب کونسل کا پہلا انتخاب انہی ووٹروں کے ذریعہ ہوگا پس اس کے لئے ابھی سے طیاری از بس ضروری ہے۔ کسی احمدی بہن کو جو نئے قواعد کے ماتحت ووٹ دینے کا حق رکھتی ہوں۔ اپنا نام درج رجسٹر کرانے میں غفلت اور کوتاہی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ اور نہ یہ خیال کرنا چاہیئے۔ کہ ووٹ دینے کے وقت انہیں کسی قسم کی تکلیف اٹھانی پڑیگی۔ ووٹ دینے والے مقامات پر پردہ دار خواتین کے لئے علیحدہ انتظام ہوگا۔

اب دو ہفتہ سے بھی کم وقت درخواست دینے میں باقی رہ گیا ہے۔ ۱۳- جولائی آخری تاریخ ہے۔ جس کے بعد کوئی درخواست نہ لی جائے گی۔ اس قلیل عرصہ میں جملہ احمدی احباب کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جو عورتیں ووٹ دینے کی حقدار ہیں۔ ان کے نام حسب قواعد فہرست رائے دہندگان میں درج کرائیں۔ اس قسم کی درخواست خواندہ ہونے کی بنا پر پردہ نشین عورت اپنے ہاتھ سے لکھ کر دے سکتی ہے

جناب عالی

مہربانی کر کے میرا نام فہرست رائے دہندگان میں درج کر دیں۔ کیونکہ میں اردو لکھ پڑھ سکتی ہوں۔ یہ درخواست میرے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ میں نے کوئی اور درخواست کسی جگہ اندراج کے لئے نہیں دی۔ اس بات کی تصدیق کہ میں نے اپنے ہاتھ سے یہ درخواست لکھی ہے۔ پیش ہے۔

نام ...... بنت / زوجہ ...... ذات ..

عمر ...... پیشہ ......

سکونت ...... ضلع ......

تصدیق (خاوند، باپ، یا کسی بزرگِ خاندان کی)

میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ ......

...... نے یہ درخواست میرے روبرو اپنے ہاتھ سے لکھی ہے

دستخط ......

ایسی تمام درخواستیں اپنے تاؤن کے پٹواری کو۔ یا قصبہ کے محرر رجسٹریشن کو جلد تر پہنچا دی جائیں۔

نوٹ:- جملہ جماعتوں کے ذمہ دار کارکن مہربانی فرما کر اس بات کی پڑتال کر لیں۔ کہ جو جو مرد یا عورت حقدار ہیں۔ وہ باقاعدہ طور پر پٹواری کی فہرست میں یا قصبہ کے محرر رجسٹریشن کی فہرست رائے دہندگان میں درج ہو چکی ہیں۔ یا نہ۔ اگر کوئی نقص ہو۔ تو اس کی اصلاح کرائیں۔ پھر اپنے ووٹرز کی ایک لسٹ دفتر امور خارجہ میں بھیجدیں۔

ناظر امور خارجہ - قادیان

---

۲۶ رمئی کے جلسے اور احمدی جماعتیں

جماعت ہائے احمدیہ سنتور، چک ۳۱۲ ج ب۔ محمود آباد اور کانٹھال نے ۲۶ رمئی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت جلسے کئے۔ اور تحریک جدید کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ عدم گنجائش کی وجہ سے تفصیلی کارروائی درج اخبار نہیں کی جا سکتی۔

مل گیا ڈوزر دسی دیباؤں میں

سالہا بھٹکا کئے صحراؤں میں
مدتوں جھانکا کئے دریاؤں میں

جس کو ڈھونڈا مکتبوں شوالاؤں میں
خانقاہوں مندروں۔ گرجاؤں میں

ہوشیاروں۔ عاقلوں داناؤں میں
شاہوں میں۔ راجاؤں میں راناؤں میں

بابروں۔ اسکندروں۔ داراؤں میں
اور عزیزوں قیصروں۔ کسراؤں میں

جس کا ذکرِ خیر تھا۔ آقاؤں میں
اور کنیزوں۔ لونڈیوں۔ ماماؤں میں

ماؤں بہنوں بیٹیوں خالاؤں میں
مختلف ملجاؤں اور ماواؤں میں

گر کنوں فرہادوں اور قیسوں کے بعد
محملوں ۔ محمل نشین لیلاؤں میں

قافیہ سے کہہ رہی تھی کل ردیف
راہوں میں۔ جگراؤں میں گڑگاؤں میں

کچھ نہ دیکھا قشقہ و زنّار میں
کچھ نہ پایا سمرنوں۔ مالاؤں میں

کور باطن۔ منطقی ملّاؤں میں
خودپسندوں خودسروں خودراؤں میں

چھان مارا اک جہاں جس کے لئے
تھا نہاں گمنام سے اک گاؤں میں

جس کی آمد کا کیا کرتے تھے ذکر
منبروں پر مختلف پیراؤں میں

اکثریت متفق تھی موت پر
دیکھتے کچھ چرخ کی پہناؤں میں

وہ جری اللہ۔ محمد کا بروز
مل گیا ڈوزر دسی دیباؤں میں

بہتری میں جنکی وہ کوشاں رہا
اُن کے ہاتھوں خود رہا ابداؤں میں

قادیاں دار الاماں اس کا مقام
آ چکا انشاؤں میں۔ املاؤں میں

ہے اشاروں میں ہماری بہتری
اور بہبودی ترے ایماؤں میں

قادیاں! ہم۔ عمر قیدی ہیں ترے
دھوپ میں اپنی کٹے یا چھاؤں میں

ہتکڑی۔ تیری کشش کی ہات میں
اور زنجیرِ محبت۔ پاؤں میں

حسن رہتاسی

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں نے اپنے عہدہ داروں کا جو انتخاب کر کے بھیجا تھا۔ اُسے یکم مئی ۱۹۳۵ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۳۸ء تک تین سال کے لئے منظور کیا جاتا ہے۔ امراء کی منظوری اس میں شامل نہیں ہے۔ ان کا اعلان علیحدہ ہو گا۔ اس اعلان سے صرف پریذیڈنٹوں اور سکرٹریوں کی منظوری مقصود ہے۔

قادیان دار الامان (حلقہ دار العلوم۔ حلقہ مسجد مبارک۔ حلقہ مسجد فضل۔ حلقہ محلہ دار البرکات حلقہ محلہ دار السعة و حلقہ ریتی چھلہ) ملتان۔ وزیر آباد۔ خوشاب۔ بٹالہ۔ گورداسپور۔ شاہدرہ۔ بھدرک اڑیسہ۔ بمبئی۔ سیالکوٹ۔ مومن پور کلکتہ۔ کھاریاں۔ جہلم۔ ڈیرہ ددن۔ انبالہ شہر۔ ڈنگہ۔ ہانڈو کوئٹہ۔ سبھان پور۔ ٹانڈہ۔ سکندر آباد۔ منٹگمری۔ ایبٹ آباد۔ شیخ پور۔ بنارس۔ مہدی پور۔ قلعہ صوبا سنگھ۔ بھڑوہ۔ تنہال۔ بھیرہ۔ میانوالی۔ خانانوالی۔ بھمہ۔ حمیاں۔ نابھہ۔ نوشہرہ چھاؤنی سرائے عالمگیر۔ کپالہ۔ یوگنڈا۔ کیمبل پور۔ دھلی۔ جوکی۔ ٹروعہ۔ شاہ پور۔ پٹیالہ۔ کنجاہ۔ سکھر فیروز والہ۔ چک نمبر ۲ الف گوٹھ مہر بوٹا۔ بھوماں وڈالہ۔ باڑی پور۔ لاہور چھاؤنی۔ سوگ کلاں عالم گڑھ۔ گنج۔ فیروز پور شہر۔ لاہور۔ امرت سر۔ مہگاؤں۔ ڈیرہ غازی خاں۔ سرگودھا۔ پاک پٹن بمبئی ۲ نمبر ۞ ناظر اعلےٰ ۳۰ جون

فوری ضرورت ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے پرائیویٹ سکرٹری کے دفتر میں اسسٹنٹ پرائیویٹ سکرٹری کی جگہ کے لئے ہمیں ایک ایسے احمدی نوجوان کی خدمات کی ضرورت ہے۔ جو (۱) پہلے دفتری کام کا تجربہ رکھتا ہو۔ اور نگرانی کر سکتا ہو۔ (۲) صحت اچھی ہو۔ (۳) انگریزی اردو میں عمدگی سے گفتگو اور ڈرافٹ کر سکتا ہو۔ (۴) مخلص۔ دیندار۔ خوش اخلاق اور متحمل مزاج ہو۔ (۵) دفتر میں آنے والے مہمانوں اور حاجتمندوں کے ساتھ کشادہ پیشانی اور خوش اسلوبی سے برتاؤ کر سکتا ہو۔ اور لوگوں سے جلد تعارف پیدا کر سکتا ہو۔ (۶) سفروں میں انتظام کی قابلیت رکھتا ہو۔ تنخواہ کا فیصلہ کام دیکھنے کے بعد ہو سکے گا۔ مرکز سلسلہ میں کام کرنے کا شوق رکھنے والے احمدی نوجوان فوراً اپنی درخواستیں معہ نقول اسناد و تصدیق امیر یا پریذیڈنٹ جماعت مقامی مجھے ارسال کریں۔ تمام درخواستیں ۱۰ جولائی تک پہنچ جانی چاہئیں۔ ناظر اعلےٰ ۲۹ جون

تقرر امراء

مندرجہ ذیل جماعتوں میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل اصحاب کو یکم مئی ۱۹۳۵ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۳۸ء تک تین سال کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے:۔ راول پنڈی۔ قاضی محمد رشید صاحب ۞ نوشہرہ چھاؤنی۔ مرزا غلام حیدر صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی پلیڈر ۞ گجرات۔ چوہدری احمد الدین صاحب وکیل ۞ گوجرانوالہ۔ میر محمد بخش صاحب وکیل ۞ ان جماعتوں کے علاوہ جن اور جماعتوں کی طرف سے امراء کا انتخاب ہو کر آیا ہے ان کے متعلق بھی انشاء اللہ فیصلہ ہو جانے پر جلد اعلان کر دیا جائے گا۔ ناظر اعلےٰ ۳۰ جون

آغا محمد بخش صاحب کی کامیابی

امسال جناب آغا محمد بخش صاحب راجپوت بی۔ اے بی۔ ٹی اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف مدارس حلقہ ورجن پور ضلع ڈیرہ غازی خاں نے ایم۔ اے پرشین کا امتحان پرائیویٹ پاس کیا ہے۔ آپ نے صرف میٹرک کا امتحان داخل سکول ہو کر پاس کیا ہے۔ باقی منازل ایم۔ اے تک اپنی ذاتی کوشش اور سعی سے طے کی ہیں۔ آپ جس طرح علمی لیاقت میں اپنے محکمہ اور اپنے حلقہ میں طغرہ امتیاز رکھتے ہیں اسی طرح عوام اور ماتحتوں سے ہمدردی اخلاص اور شرافت ورافت سے پیش آتے ہیں۔ آپ جہاں تبدیل ہو کر جاتے ہیں۔ اس حلقہ کے مدرسین اور پبلک کے محبوب بن جاتے ہیں۔ خاکسار محمد بخش احمدی ہیڈ ماسٹر لوئر مڈل سکول

تبلیغ احمدیت کے لئے مجاہدین کی ضرورت

اگرچہ تمام ترقیات محض اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہوتی ہیں۔ خصوصاً وہ ترقیات جن کے متعلق اللہ تعالےٰ نے قبل از وقت اپنے کسی پیارے بندے کی معرفت اطلاع دی ہوتی ہے لیکن پھر بھی اللہ تعالےٰ محض اپنے بندوں پر شفقت فرمانے کے لئے ان کو درمیانی وسیلہ بناتا ہے۔ اور ہر ایک رنگ میں اپنے بندوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہے۔ تاکہ اس کے بندے جو کچھ کر سکتے ہوں کر کے اللہ تعالےٰ کے فضلوں کی بارش کے مستحق بنیں۔ اسی مقصد کے متعلق اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون۔ یعنی تم حقیقی نیکی اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک تم اس چیز کو خرچ نہ کرو جس سے تم کو شدید محبت ہے ۞

اس زمانہ میں اگرچہ مال ایک پیاری چیز ہے۔ لیکن وقت بھی کچھ کم عزیز نہیں ہے۔ لہذا ضروری ہے۔ کہ جو لوگ "البر" حاصل کرنے کے خواہاں ہوں۔ وہ اپنے اوقات کی بھی قربانی کریں۔ اور ساتھ ہی مالی قربانی بھی کریں۔ سو اس قربانی کے لئے اللہ تعالےٰ نے ایک نہایت ہی بہترین موقعہ یہ پیدا کر دیا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی ہے۔ کہ تمام ایسے دوست خواہ وہ کسی قابلیت کے ہوں۔ اپنے اوقات میں سے کچھ حصہ سلسلے کے لئے پیش کر دیں۔ اور اس امر کی اطلاع دفتر تحریک جدید میں دے دیں۔ پھر دفتر تحریک جدید ان کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف علاقوں میں ان کے مناسب حال مقامات پر ان کو تبلیغ کے لئے مقرر کر دے گا۔ اس عرصہ میں اپنے اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے۔ چنانچہ اس تحریک کے ماتحت اس وقت تک بہت سے اصحاب اپنے آپ کو پیش کر چکے ہیں۔ اور کر رہے ہیں۔ جو دوست اس وقت تک اس ثواب میں شریک نہیں ہو سکے۔ ان کو یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ وہ بہت جلد مطلع فرمائیں۔ کہ کتنا عرصہ تبلیغ کے لئے وقف کر سکتے ہیں۔ تا ان کے لئے مناسب مقام کا انتخاب کر کے انہیں اطلاع دی جائے ۞

انچارج تحریک جدید۔ قادیان

سیرت النبی صلعم کے جلسے اور جماعت احمدیہ

معاصر "نظارہ" لکھنؤ شیعوں اور احمدیوں کے ساتھ دوسرے مسلمانوں کی رواداری اور حسن سلوک کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

"اخبار بین طبقہ اس سے ناواقف نہیں ہے۔ کہ سیرۃ النبی کے جلسوں اور جلوسوں کی ایجاد کا سہرا قادیانی طبقہ کے سر ہے۔ چنانچہ لکھنؤ میں بھی اس تحریک کو انہیں حضرات نے جاری کیا۔ اور اتحاد ملت کے جال میں پھنسا کر شیعوں کی طرح حنفی اصحاب کو بھی آواز دی۔ چنانچہ وہ جلسہ ابھی تک فراموش نہیں ہوا ہے جس میں قادیانی حضرات کی دعوت پر عم محترم ملک الناطقین شمس العلماء مولانا السید سبط حسن طاب ثراہ نے شیعہ علماء کی جانب سے بے مثل و بے نظیر تقریر فرمائی تھی۔ قادیانی مذہب سے شیعوں کو کوئی واسطہ نہیں ہے۔ لیکن اغیار کی اچھی باتوں کو بڑا اور اسی طرح ڈیڑھ سیر سوت کی دستار سر پر رکھ لینے کی وجہ سے جناب فلاں کو بانی اسلام اور مرجع انام کہہ دینا اور ان کی اچھائیاں کرنا یہ نیاز مندان قدیم شیعوں کا کام نہیں ہے۔ لہذا ہم اس کے معترف ہیں کہ قادیانیوں میں رواداری و وسعت دونوں پائی جاتی ہے۔ اسی بنا پر اس طبقہ نے دھوکہ کھایا۔ اور سبزی منڈی و بکر منڈی میں دعوت شرکت دینے کی غلطی کی۔ چنانچہ مسلمان اس طرح پہنچے۔ کہ آخر گھر پر قبضہ کر لیا۔ اور اب یہ جلوس و جلسہ خالص مظلوم مسلمانوں کا اور اس کے رہنمائے اعظم نواب عبد اللہ خاں آف کمنڈی حضور وسیر ایاں سابق دگوہران ماسبق کے دست ہیں۔ اب اس جلوس کا نام جلوس محمدی ہو گیا۔ اور یہ قادیانیوں کے لفظ احمدی پر ضرب ہے۔ اور خلفا کی طرح فاروقی و صدیقی نعرے جو اس مرتبہ سربازار لگائے گئے۔ شیعوں کو دعوت اتحاد۔ دو سال پہلے تک شیعوں سے فرمائش تھی۔ کہ نام نبیؐ پر تو مل جاؤ۔ اب رواداران قوم فرمائیں۔ کہ مل جاؤ کے کیا

زلزلہ کوئٹہ میں احمدیوں کا نسبتاً نہایت قلیل جانی نقصان

یہ قدیم سے سنت اللہ چلی آتی ہے کہ جب دنیا میں تاریکیٔ عصیان چھا جاتی ہے اور نیکی و بدی آپس میں اتنی مخلوط ہو جاتی ہیں کہ انسانی عقل ان میں تمیز کرنے سے قاصر رہ جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام اور وحی کا نور ایک ایسے شخص پر نازل ہوتا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے خاص اس مطلب کے واسطے چنا ہوتا ہے۔ اس وقت سعید روحیں اس نور سے فائدہ اٹھاتی ہیں۔ اور اپنی اصلاح کر لیتی ہیں۔ لیکن بدبخت روحیں انکار کر کے مورد عذاب ہو جاتی ہیں۔ یہی نقشہ موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبعوث ہونے سے ظہور پذیر ہوا۔ کچھ سعید روحیں پہلے ہی ایمان لے آئیں اور کچھ اب ایمان لا رہی ہیں۔ لیکن وہ بدبخت جنہوں نے اپنے دل کے تمام دروازے اور کھڑکیاں بند کر رکھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے اس فعل کے نتیجہ میں ان کے دلوں پر مہر لگا دی اور اپنے نور کی روشنی سے ان کو بالکل محروم کر دیا ہے۔

رب العالمین نے اتمام حجت کے طور پر بڑے بڑے نشان دکھلائے۔ لیکن ان شپرہ چشم لوگوں نے ان سے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا۔ کوئٹہ کا زلزلہ بھی انہی قہری نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اس کے بعد دلوں میں خشیت اللہ پیدا ہوتی۔ لیکن ہائے افسوس بعض لوگ ضد اور ہٹ دھرمی میں اور بھی ترقی کر گئے۔ اور اخبار "احسان" نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ احمدیوں کی اموات اس زلزلہ میں دوسروں کی نسبت بہت زیادہ ہوئی ہیں۔ اور یہ کہ ایک بھی احمدی خاندان ایسا نہیں۔ جو اموات سے بچا ہو۔ حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔

مختلف اخبارات نے کوئٹہ کے زلزلے کا جانی نقصان ۸۰ یا ۹۰ فی صدی بتایا ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ کا نقصان صرف ۱۲ فی صدی کے قریب ہے۔ اور اکثر احمدی خاندان ایسے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالکل محفوظ رہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل تفصیل سے ظاہر ہے۔

نام	کل افراد خاندان	ہلاکتیں: مرد	عورت	بچے
(۱) چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ	۸	—	—	۳
(۲) فتح محمد صاحب کلرک میوی رپیر شاپ	۴	—	—	—
(۳) نظیر احمد صاحب دندان ساز	۱	—	—	—
(۴) نیک محمد صاحب بوٹ میکر	۳	—	۱	۱
(۵) عبدالمجید خان صاحب سول ہسپتال	۶	—	—	۲
(۶) کرم بخش صاحب بوٹ مرچنٹ	۸	—	—	—
(۷) کریم بخش صاحب ترکھان	۳	—	—	—
(۸) رحیم بخش صاحب "	۴	—	—	—
(۹) برکت علی صاحب ہیڈ کانسٹیبل	۳	—	۱	۱
(۱۰) عبدالحمید صاحب قلات	۲	—	—	—
(۱۱) سراج الدین صاحب کمپونڈر قلات	۶	—	—	—
(۱۲) ماسٹر محمد یوسف صاحب درزی	۵	—	—	—
(۱۳) " سراج دین صاحب درزی	۱	۱	—	—
(۱۴) ماسٹر کرم دین صاحب درزی	۱	—	—	—
(۱۵) ماسٹر عبدالرحمن صاحب درزی	۱	—	—	—
(۱۶) " محمد یونس صاحب ٹوپی والہ	۱	—	—	—
(۱۷) امام الدین صاحب پنشنر	۳	—	—	—
(۱۸) کفایت خان صاحب	۳	—	—	—
(۱۹) محمد صادق صاحب	۳	—	—	—
(۲۰) صبح صادق صاحب	۱	—	—	—
(۲۱) نور فضل صاحب	۱	—	—	—
(۲۲) بہادر خان صاحب	۱	—	—	—
(۲۳) غلام دین صاحب	۱	—	—	—
(۲۴) محمد اسمٰعیل صاحب ٹانگہ والا	۶	—	—	—
(۲۵) ماسٹر غلام احمد صاحب	۷	—	۱	۳
(۲۶) بابو شاہ محمد صاحب	۴	—	—	—
(۲۷) بابو عطا محمد صاحب	۳	—	—	—
(۲۸) محمد عبداللہ صاحب کلرک آرسنل	۷	—	—	—
(۲۹) ملک شیر محمد خان صاحب	۳	—	—	—
(۳۰) ملک عبدالمالک صاحب	۱	—	—	—
(۳۱) ملک عبدالستار صاحب	۱	—	—	—
(۳۲) مرزا گلزار چشم صاحب	۲	—	—	—
(۳۳) بابو احمد جان صاحب فیروزپور والے	۱	—	—	—
(۳۴) شیخ فیروز دین صاحب بوٹ مرچنٹ	۸	—	—	—
(۳۵) ماسٹر عبدالکریم صاحب	۴	—	—	—
(۳۶) مولوی فضل حق صاحب	۳	—	—	—
(۳۷) بابو عبداللہ صاحب کلرک میونسپلٹی	۸	۱	—	۲
(۳۸) محمد فاضل صاحب	۲	—	—	—
(۳۹) فضل دین صاحب	۱	—	—	—
(۴۰) یوسف خان صاحب ٹانگہ والا	۱	—	—	—
(۴۱) مستری غلام محمد صاحب ٹرنک ساز	۸	۱	—	—
(۴۲) ڈاکٹر سید محمد یوسف شاہ صاحب	۶	—	۱	۴
(۴۳) مولوی محمد الیاس صاحب مستونگ	۱۰	—	—	۱
(۴۴) شیخ نیاز دین صاحب	۲	—	—	—
(۴۵) مظفر احمد صاحب کلرک سی۔ ایم۔ جی	۱	—	—	—
(۴۶) عبداللہ صاحب بوٹ مرچنٹ	۸	—	—	—
(۴۷) میاں عبدالحمید صاحب سٹاف کالج	۳	—	—	—
(۴۸) بابو محمد اسمٰعیل صاحب فوق سپرنڈ	۱	—	—	—
میزان =	۱۷۱	۳	۴	۱۴

ممکن ہے کہ بعض دوستوں کے نام میں بھول گیا ہوں۔ یا بعض کے خاندان کے ممبروں کی تعداد کم لکھی گئی ہو۔ بہرحال احمدیوں کی تعداد زلزلہ زدہ علاقہ میں اس سے کم نہیں تھی۔ بلکہ زیادہ ہی تھی۔ پھر یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور بہت بڑا نشان نہیں تو اور کیا ہے۔ کہاں اخبارات کا اندازہ اموات ۸۰ یا ۹۰ فی صدی اور کہاں جماعت احمدیہ کا اتنا قلیل نقصان۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجموعی رنگ میں جماعت احمدیہ اس قسم کے نقصان سے محفوظ رکھا۔ جو دوسرے لوگوں کو اٹھانا پڑا ہے۔ (خاکسار ڈاکٹر محمد عبداللہ سابق امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ)

الفضل کا مکتوب جاپان

حکومت جاپان کی پوزیشن سیاسیات عالم میں!

ایک احمدی مجاہد مقیم کوبے کے قلم سے

ناظرین "الفضل" کی دلچسپی اور ان کے معلومات میں اضافہ کی خاطر انتظام کیا جا رہا ہے۔ کہ مختلف ممالک کے اہم واقعات اور ضروری حالات اپنے نامہ نگاروں کے ذریعہ حاصل کرکے شائع کئے جائیں۔ اس سلسلہ میں پہلا مضمون جاپان کے متعلق درج ذیل کیا جاتا ہے۔ جو ایک احمدی مجاہد مقیم کوبے نے نہایت عمدگی اور قابلیت سے لکھکر بھیجا ہے۔ اور وعدہ کیا ہے۔ کہ اس قسم کا مکتوب ہفتہ وار بھیجتے رہیں گے۔ انشاء اللہ۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالے ان کا حامی و ناصر ہو ؛

موجودہ دُنیا کی سیاسیات میں جاپان کی پوزیشن ایک دلچسپ اور خاص اہمیت رکھنے والا مسئلہ ہے۔ تمام ایشیائی ممالک بلکہ یوں کہیئے۔ کہ یورپین اقوام اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کو چھوڑ کر باقی تمام دُنیا میں جاپان ہی ایسا ملک ہے۔ جو کلی طور پر سفید نسل کے تحکم سے آزاد ہے۔ کہنے کو تو خود مختار ملک ایشیاء اور افریقہ اور جنوبی امریکہ میں اور بھی ہیں۔ مگر ان میں ہر ایک کی اندرونی اور بیرونی پالیسی پر کسی نہ کسی یورپین قوم کا ایسا اثر ضرور ہے۔ جسے بغیر اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کے وہ ممالک نظر انداز نہیں کر سکتے۔ جاپان میں یہ بات نہیں۔ یہ ملک لفظاً اور معناً آزاد ہے۔ جاپان اپنا سامان حرب خود تیار کرتا ہے۔ اپنے جنگی اور تجارتی جہاز اور طیارے وغیرہ بھی خود بناتا ہے۔ مصنوعات میں اس نے وہ ترقی کی ہے۔ اور بہت سی اشیاء کو ایسے ارزاں داموں پر اس نے بازار میں لا ڈالا ہے۔ کہ باقی دوسری قومیں انگشت بدنداں ہیں۔ علاوہ ازیں جاپان نے اپنے جزائر کی ایسی مضبوط قلعہ بندی کر لی ہے۔ کہ اگر کوئی ملک جاپان پر چڑھائی کی دھمکی دے تو جاپان خاطر جمعی سے کہہ سکتا ہے۔ کہ "ضرور ہم حاضر ہیں شوق سے قسمت آزمائی کیجئے"

جاپانیوں کی ایک اعلیٰ خوبی

چونکہ ایشیاء کے دوسرے سب ملک غیروں کی دست برد کے نیچے ہیں۔ اس لئے ان ممالک کی نگاہ میں جاپان کی جس نے زور بازو اور بیدار مغزی سے اپنی آزادی کو قائم رکھا ہے۔ بہت عزت ہے۔ اور جہاں تک ظاہر پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔ یہ کہنا بھی دور از صداقت نہیں۔ کہ جاپانیوں کے دماغ میں جب وہ اپنے دوسرے ایشیائی بھائیوں سے بات چیت کرتے ہیں۔ یوروپین اقوام کی سی فرعونیت نہیں ہوتی۔ ان کی گردن اکڑی نہیں رہتی۔ اور نہ وہ اس انداز سے بات کرتے ہیں۔ کہ گویا وہ انسانوں سے بالا کوئی اور مخلوق ہیں۔ جو اپنی شان ارفع کی بلندیوں سے نیچے اتر کر ازراہ ذرہ پروری حشرات الارض سے تلطف کا معاملہ کر رہے ہیں۔ اگر آپ کسی جاپانی سے گفتگو کریگے۔ خواہ وہ ادنےٰ ہو یا اعلےٰ۔ آپ کو یوں محسوس ہوگا۔ کہ گویا آپ اپنے ہم جنس سے بات کر رہے ہیں۔ اپنی ذات اور اس کے درمیان آپ کو کوئی دیوار تکبر و نخوت حائل محسوس نہ ہوگی۔ کہنے کو تو بعض لوگوں کے نزدیک شاید یہ ایک معمولی بات ہو۔ مگر کوئی تعجب نہ ہوگا۔ کہ اگر ان کی توپوں اور جنگی بیڑوں اور ان کی افواج سے بھی زیادہ جاپانیوں کی یہ خصلت ان کی تقویت کا موجب ثابت ہو۔ ایشیاء کے مختلف ملکوں پر جن یوروپین اقوام کا تسلط یا اثر ہے۔ ان کے ان ممالک پر بے شک بہت سے احسان ہیں۔ مگر اس میں بھی کیا شبہ ہے۔ کہ ایشیائی لوگوں کو یوروپین اقوام کے افراد سے ملاقات کے وقت یہ احساس ضرور ہوتا ہے۔ کہ درمیان میں کوئی ناگوار قسم کا پردہ حائل ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ کہ یورپ ایشیاء کے دل تک نہیں پہونچ سکا۔ مگر جس بات کے لئے یورپ ٹکریں مار کر رہ گیا۔ اور کچھ نہ کر سکا۔ وہ جاپانیوں کے لئے ایک قدرتی اور طبعی خاصہ معلوم دیتی ہے۔ اگر جاپانی طبیعت کا یہ پہلو کسی بڑے پیمانہ پر اقوام ایشیاء پر اثر انداز ہونے کا موقع نکالنے میں کامیاب ہو گیا۔ تو اس کے نتیجہ میں جو نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ وُہ سارے ایشیاء کے لئے ہر حالت میں مفید ثابت ہونگے۔

جاپان کے اہم مسائل

اہم سیاسی مسائل جن کو حل کرنا جاپان کے لئے ضروری ہے یہ ہیں (۱) آبادی کا مسئلہ (۲) جاپانی مال پر بھاری محصول درآمد جو دوسرے ممالک میں لگایا جاتا ہے (۳) چین کا ختم نہ ہونے والا قضیہ (۴) عام بین الاقوامی پیچیدگیوں میں جاپان کا طریق عمل سلطنت مانچاؤکو کے معرض وجود میں آجانے سے جاپان کی زائد آبادی کے لئے ایک حد تک راستہ نکل آیا ہے۔ گو یہ ابھی نہیں کہا جا سکتا کہ مانچاؤکو جاپان کی ضروریات کے لئے کافی ثابت ہوگا۔ ۴ر جون کو بمقام پانچولی ایک مانچو منگول کانفرنس ہوئی تھی (مانچاؤکو اور منگولیا کی حدود ملتی ہیں) تاکہ بعض متنازعہ فیہ امور طے کرکے فضاء کو خوشگوار بنایا جائے۔ اس کانفرنس کے افتتاح کے مانچو چیف ڈیلیگیٹ نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ مانچاؤکو باقی تمام ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنا چاہتا ہے۔ اور یہ کہ مانچاؤکو کی سلطنت کی بنیاد ہی پانچ قوموں کے اتحاد پر ہے۔ ان پانچ قوموں سے اس کی مراد غالبًا کوئی چینی پانچ قومیں ہونگی۔ جو مانچاؤکو میں بستی ہیں۔ اور انہی پانچ اقوام کے افراد چین کے دوسرے حصوں میں بھی بستے ہیں۔ مانچاؤکو کا حکمران چین کا سابق شہنشاہ ہے۔ مطلب یہ کہ بعض حالات میں مانچاؤکو ترقی کرنے کی قابلیت کا اظہار کر دے۔ تو قابل تعجب نہ ہوگا۔

جاپانی برازیل میں

ہر سال بہت سے لوگ جاپان سے نکل کر بعض دوسرے ملکوں میں بھی آباد ہوتے رہتے ہیں۔ ان ممالک میں سے ایک برازیل ہے۔ مگر اس مرتبہ ۳۰ر مئی جب ۰۰ھ کس جاپانی رائیو ڈی جنیرو پہونچے۔ تو گورنمنٹ برازیل نے ان کو ملک میں داخل ہونے سے روک دیا۔ اور وجہ یہ بیان کی۔ کہ ہر ماہ کے لئے جو تعداد جاپانی لوگوں کے لئے مقرر ہے۔ وہ پوری ہو چکی ہے۔ تاہم جاپانی سفیر متعین برازیل کے ساتھ گفت وشنید سے یہ معاملہ طے ہو گیا۔ اس شرط پر کہ یہ تعداد ماہ جون میں شمار کی جائیگی۔ پچھلے سال سترہ ہزار جاپانی برازیل میں جا کر آباد ہوئے۔ مگر حال میں برازیل کے قوانین میں بعض تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ جن کے نتیجہ میں جو تعداد جاپان کے لئے مقرر ہوئی ہے۔ وہ کل ۲۸۰۰ ہے۔ اتنی کمی کر دینے کی وجہ جاپان میں یہ سمجھی جاتی ہے کہ پولیٹیکل پریس اور کاروباری حلقوں کے لیڈروں کے دلوں میں یہ خدشہ ہو گیا ہے جاپان اپنی آبادی کی مشکلات کو حل کرنیکی کوشش کے پردہ میں دراصل جاپانی سلطنت اور اقتدار کو وسیع کر رہا ہے۔ "اوساکا مائی نچی" نے جو جاپان کے بہت بڑے اور با اثر اخبارون میں سے ہے۔ اس پر مقالہ افتتاحیہ لکھا۔ اور اس بات کی ضرورت بیان کی ہے۔ کہ برازیل کی اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے جلد از جلد کوشش کی جائے۔

جاپانی سفراء کی کانفرنس

اس چٹھی کے پہونچنے سے بہت پہلے یہ بات تو ضرور ناظرین الفضل کی نظر سے گذر چکی ہوگی۔ کہ ۴، ۵ اور ۶ر جون کو پیرس میں جاپان کے ان تمام سفراء کی کانفرنس ہوئی تھی۔ جو یورپ کے مختلف ملکوں میں تعینات ہیں۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس کانفرنس کی کوئی خاص اہمیت نہیں۔ متسودیرا جو عرصہ تک لنڈن میں جاپانی سفیر رہے ہیں۔ ٹوکیو واپس آرہے ہیں۔ یہ خیال کیا گیا ہے۔ کہ اگر وہ یورپ کے تمام جاپانی سفیروں کی باتیں سُن آئینگے۔ تو ٹوکیو وزارت خارجہ میں بہتر رپورٹ پیش کر سکینگے۔ یہ قرین قیاس ہے۔ کہ جاپان نے جو قدم بحری بیڑوں کے مسئلہ میں اٹھایا ہے۔ طبعی طور پر وہ چاہتا ہوگا۔ کہ اسے معلوم ہو جائے کہ اس کے امریکہ کے برابر بیڑا رکھنے کے ارادہ کے اظہار کا مختلف دول یورپ کے خیالات پر کیا اثر پڑا ہے۔ پھر دوسری بات یہ ہے۔ کہ یورپ میں حالات اچھے خاصے نازک ہو رہے ہیں اس لئے ٹوکیو کی وزارت خارجہ یہ بھی دریافت کرنا چاہتی ہوگی۔ کہ بالآخر یورپ کی سیاسیات اور ادھر ادھر کی دھڑا بندیوں میں کیا کیا الٹ پھیر ہو جانے کے امکانات ہیں۔ تاکہ اس علم کی روشنی میں جاپان اپنے لئے طریق عمل

تجویز کرے۔ اور ادھر وسط اور جنوب مغربی ایشیا کی جاپانی ڈپلومیٹک ایجنسیز کا دورہ کرنے کے لئے بھی سفیر ماتسو شیما Matsushima گئے ہیں اور ان کے ہمراہیوں میں سابورو اوٹا Saburo Ota آف سیکنڈ سیکشن یورپ ایشیا بیورو بھی ہیں۔

جاپان اور چین کا قضیہ

شمالی چین میں جو قضیہ جاپان اور چین میں چل رہا ہے۔ اس کی حالت جھولے کی طرح ہے۔ کبھی اوپر جاتا ہے کبھی نیچے آتا ہے۔ بار بار حالات نازک ہو جاتے ہیں اور یوں نظر آنے لگتا ہے کہ بس اب کچھ ہوا چاہتا ہے مگر جلد ہی خبر آجاتی ہے کہ صورت حالات روبہ اصلاح ہے۔ ہفتے کے دن خبر تھی کہ جاپان نے انتظار سے تنگ آکر آخری نامہ بھیج دیا ہے۔ مگر پھر اتوار کو سہ پہر کے وقت خبر مل گئی کہ چین نے جاپان کی باتیں مان لی ہیں۔ اتوار کو یہاں اخبارات نہیں نکلتے۔ مگر کوئی اہم واقعہ پیش آجائے۔ تو اخبارات اس امر کا انتظار نہیں کرتے۔ کہ اگلے اشو میں خبر شائع کرینگے بلکہ فوراً ایک مختصر ہینڈ بل سا چھاپ کر تقسیم کر دیتے ہیں۔ اسی طرح اتوار کے دن سہ پہر کو یہ خبر کوبے میں پھیل چکی تھی۔ گو اتوار کا اشو نکل جانے کے بعد یہاں پہنچی تھی۔ اور گو کہ اخبار کے اگلے اشو میں ابھی ایک دن پڑا تھا مگر پبلک کو انتظار نہیں کرنا پڑا معلوم ہوتا ہے کہ جاپانی مال کی درآمد پر کینیڈا میں بعض نامنصفانہ پابندیاں عائد ہیں۔ ان کو دور کرانے کی کوشش کرتے کرتے تنگ کر جاپان نے اس ارادہ کا اظہار کیا ہے کہ کینیڈا سے جو مال جاپان میں آتا ہے اس پر پابندیاں لگائی جائیں گی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس وقت کینیڈا جاپان کو مال دیتا زیادہ ہے۔ اور لیتا کم ہے۔ ایسی حالت میں جاپانی مال پر پابندیاں کینیڈا کی طرف سے قرین انصاف نہیں معلوم دیتیں۔ جاپان کے اس ارادے کے اظہار کے بعد کینیڈا نے درخواست کی ہے۔ کہ جاپان اس معاملہ میں کچھ اور تاخیر کرے مگر جاپان نے نہیں مانا کینیڈا کے کارخانہ دار تو جاپانی مال پر پابندیاں

سشن جج گورداسپور کے فیصلہ کے خلاف

صدائے احتجاج

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے ۲۸ جون۔ نماز جمعہ کے بعد جلسہ عام میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس کئے۔

۱۔ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کا یہ جلسہ سشن جج گورداسپور کے فیصلہ کے متعلق جو سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے مقدمہ میں سنایا گیا ہے دلی رنج اور تاسف کا اظہار کرتا ہے۔ جس میں سشن جج موصوف نے بلاضرورت بانی سلسلہ احمدیہ کی ذات اور تعلیمات کے متعلق غلط اور بدنام کن باتیں درج کر دی ہیں۔ اور ملکہ معظم کی رعایا کے ہزارہا افراد کے مذہبی جذبات کو بری طرح مجروح کیا ہے۔ یہ جلسہ حکومت سے استدعا کرتا ہے کہ وہ جلد از جلد جماعت احمدیہ سے اس بے انصافی کے ازالہ کے لئے کوئی مناسب اقدام کرے۔ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور اس امر کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ کہ اگر حکومت نے کوئی اقدام نہ کیا اور فیصلہ مذکور کے نامناسب الفاظ کو بدستور رکھا گیا۔ تو تمام انصاف پسند لوگ جو جماعت احمدیہ کے عقائد اور کارناموں سے واقف ہیں۔ برطانوی عدل و انصاف سے بدظن ہونے میں حق بجانب ہونگے۔

۲۔ قرار پایا۔ کہ مندرجہ بالا ریزولیوشن کی نقول ہز ایکسی لینسی وائسرائے ہند۔ ہز ایکسی لینسی گورنر پنجاب۔ آنریبل چیف جج لاہور ہائی کورٹ اور اخبارات کو ارسال کی جائیں۔

مرزا مسعود بیگ اسسٹنٹ سکرٹری

علاقہ میسور میں ایک احمدی مبلغ پر تشدد

علماء کہلانے والوں کی شرمناک حرکات

۱۶ جون ۱۹۳۵ء کو میں بغرض تبلیغ منجن گڈ گیا۔ جہاں ایک معزز ہندو کو تبلیغ کی غیر احمدیوں کے ہاں اسی دن "میلاد النبی" کا جلسہ تھا۔ مسلمان مجھے اپنے ہاں لے آئے اور میری خاطر تواضع کی۔ انفرادی تبلیغ کا موقعہ ملا۔ اور لوگوں نے شوق سے لٹریچر بھی لیا۔ پہلا جلسہ ۵ بجے سے آٹھ بجے شام تک ہوا۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح مبارک پر میں نے بھی تقریر کی۔

دوسرا جلسہ رات کے بارہ بجے تک ہوتا رہا۔ جس میں ایک ہزاروی مولوی نے جو ریاست میسور کا ملازم ہے۔ ساری تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام (روحی فداہ) کو گالیاں دینے میں ختم کی احمدیوں کے بائیکاٹ اور تشدد کی کھلی تلقین کی۔ اختتام جلسہ پر مسجد میں ہی ۱۵۔۲۰ آدمیوں نے مجھے گالیاں دینی شروع کر دیں۔ اور مجھ سے زبردستی ایک ایسے کاغذ پر دستخط کرانا چاہا۔ جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ناپاک الفاظ لکھے تھے۔ میں نے خدا کے فضل و کرم سے اس مطالبہ کو ٹھکرا دیا۔ اس پر مجھے قتل کی دھمکی دی گئی۔ میرے کپڑے پھاڑ دیئے گئے۔ کتابیں۔ کاغذات اور نقدی اسی مولوی نے زبردستی چھین لی۔

ہر چند میں نے ان سے کہا۔ کہ ایک غریب الوطن کے ساتھ یہ درندگی کیونکر روا ہے مگر اس مولوی نے کہا۔ میں پھانسی چڑھ جاؤں گا۔ لیکن تم کو زندہ نہ چھوڑوں گا۔ کاغذ پر لکھ دو ورنہ یہ سلوک ہوگا۔ میں نے پھر یہی جواب دیا۔ کہ جو دل میں آئے کرو۔ میں بیہودہ تحریر لکھ کر دینے کو طیار نہیں ہوں۔ آخر یہ لوگ مجھے درخت کے ساتھ کھڑا کر کے باندھنے لگے۔ اس پر دو شخصوں نے کہا کہ بجائے باندھنے کے اسے ایک کمرہ میں قید کر دیا جائے۔ چنانچہ مجھے ایک کمرہ میں بند کر کے قفل لگا دیا گیا۔ اور صبح تک مجھے حبس بیجا میں رکھا گیا علی الصبح مجھے یہ مولوی سٹیشن پر لے آیا۔ اور پھر میرے ساتھ میسور تک آیا۔ وہاں آکر میں نے نماز پڑھی اور خدا کا شکر ادا کیا۔ کہ اس نے مجھے اس حقیر سی خدمت کی توفیق دی۔

اس واقعہ پر سنجیدہ مزاج معزز طبقہ نے مولویوں کی کرتوتوں پر اظہار نفرت کیا۔ خاکسار۔ صوفی محمد عبدالرحیم آفریدی مبلغ احمدیت۔ از فرنچ راکس۔ میسور۔

اوورسیر کی ضرورت

ایک جگہ پر گورنمنٹ کالج کے پاس شدہ ہوشیار لائق اور تجربہ کار اوورسیر کی جلد ضرورت ہے۔ تنخواہ کا ابتدائی گریڈ ۸۵۔۵۔۱۱۰ ہوگا۔ مستقل ملازمت ہے۔ امیدواروں کو چاہیئے کہ یہ نہ کی جگہ خالی چھوڑ کر تین دن کے اندر اندر اپنے درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ دفتر امور عامہ میں بھجوا دیں۔ دیر ہونے سے جگہ کا پر ہو جانا یقینی ہے۔

ناظر امور عامہ۔ قادیان یکم جون

اخبار کی تاریخ

پچھلے چند دنوں سے یہ طریق اختیار کیا گیا تھا کہ الفضل پر وہی تاریخ ڈالی جائے۔ جس پر وہ شائع ہو۔ تاکہ ایک دن آگے کی تاریخ دینے سے شائع ہونے والے واقعات میں ایک دن کی تاخیر نہ سمجھی جائے۔ لیکن ایسے مقامات جہاں تاریخ اشاعت سے ایک دن بعد اخبار پہنچتا رہا۔ اس طریق کو پسند نہیں کیا گیا۔ اس لئے سابق طریق پھر اختیار کر لیا گیا ہے۔ یعنی اخبار پر ایک دن آگے کی تاریخ ہوا کریگی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۳۰ جون۔ گوردوارہ شہید گنج سے ملحقہ مسجد شہید گنج کے دو گنبدوں کو سکھوں نے گرا دیا۔ اس خبر سے مسلمانوں میں بیحد ہیجان اور اضطراب پیدا ہو گیا۔ اور مسلمان ہزارہا کی تعداد میں وہاں جمع ہو گئے۔ اور باہر کھڑے ہو کر نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ دروازے بند تھے۔ مگر بعض نوجوانوں نے اندر داخل ہونے کی کوشش کی۔ جنہیں پولیس نے روک دیا۔ سٹی مجسٹریٹ صاحب بھی موقعہ پر پہونچ گئے۔ اور آپ نے لوگوں کو یقین دلایا۔ کہ آئندہ مسجد کی ایک اینٹ بھی نہ گرائی جائیگی۔ جب تک حکام بالا کی طرف سے کوئی فیصلہ نہ ہو جائے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سکھ بہت سی تعداد میں باہر سے بھی آئے ہوئے ہیں۔ پولیس کا غیر معمولی انتظام ہے۔ مسجد گراتے ہوئے ایک سکھ ہلاک اور ایک سخت مجروح ہوا۔

پٹنہ ۳۰ جون۔ جون کے صرف ایک ہفتہ میں بہار و اڑیسہ کے صوبہ میں ہیضہ سے ۱۳۰۸ اور چیچک سے ۳۱۰۶ اموات ہوئیں۔

روم ۲۸ جون۔ اٹلی کے ڈکٹیٹر مسولینی نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ابی سینیا کے متعلق حکومتِ اٹلی جو فیصلہ کر چکی ہے۔ وہ اس سے ایک انچ پیچھے نہیں ہٹے گی۔ اگر لیگ نے اس معاملہ میں مداخلت کی۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ ہمیں لیگ سے علیحدہ ہونا پڑے گا۔ جب ہم دوسری سلطنتوں کے معاملات میں دخل نہیں دیتے۔ تو لیگ کو ہمارے معاملات میں دخل دینے کا کیا حق ہے۔ ہم ابی سینیا کی سرحد کے علاقہ پر ضرور حملہ کرینگے۔ اور اس کے معاملات میں دخل دینگے۔ اگر حکومت ابی سینیا نے ہماری مخالفت کی۔ تو اس صورت میں اطالیہ کی بہادر فوجیں اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دینگی۔

پونہ ۲۹ جون۔ کل صبح مہاراجہ صاحب گوالیار گھوڑے سے گر گئے۔ جس سے آپ کا دایاں بازو مجروح ہو گیا۔

دہلی ۳۰ جون۔ کلکتہ کے ایک روزانہ اخبار کے ایڈیٹر نرنجن سنگھ صاحب لاہور سے دہلی آ رہے تھے۔ کہ رستہ میں پنجاب پولیس نے آپ کی تلاشی لی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ آپ کے پاس اشتراکی لٹریچر تھا۔ دہلی پہونچنے پر آپ کو گرفتار کر لیا گیا۔ کلکتہ میں آپ کے خلاف بغاوت کا مقدمہ چلایا جائیگا۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی نے آپ کو ضمانت پر رہا کر دیا۔ آپ مہاراجہ نابھہ کے پرائیویٹ سیکرٹری بھی رہ چکے ہیں۔

لاہور ۳۰ جون۔ آغا حشر میموریل کمیٹی نے آج "یوم آغا حشر" منانے کا اعلان ایک ماہ سے کر رکھا تھا۔ لیکن آج صبح کمیٹی کے نام سے ایک جعلی پوسٹر شائع کیا گیا۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ صدر کانگریس بابو راجندر پرشاد کی اپیل پر یوم کوئٹہ منانے کے لئے یوم آغا حشر کی تقریب ملتوی کر دی گئی ہے۔ اس وجہ سے کوئی جلسہ نہ ہو سکا۔ یہ غلط پوسٹر شائع کرنے والے کا نام معلوم کر کے قانونی کارروائی کی تجویز کی جا رہی ہے۔

واشنگٹن ۳۰ جون۔ امریکہ کے وزیر بحر نے حکم دیا ہے۔ کہ یکم جولائی سے بحری عملے کی بھرتی شروع کر دی جائے۔ تاکہ بحری فوج کی تعداد ۹۳ ہزار کر دی جائے۔ جو اس وقت ۸۲ ہزار پانسو ہے۔

ناگپور ۳۰ جون۔ حکومت ہند نے یو۔ پی کے دیہات کی اصلاح کے لئے جو پانچ لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ صوبائی حکومت نے اس میں سے ایک لاکھ روپیہ مصالحتی کمیٹیاں قائم کرنے کی غرض سے علیحدہ کر دیا ہے۔

کراچی ۳۰ جون۔ شاتم رسول نتھو رام کے قتل کے ملزم عبدالقیوم کے وکیل صفائی سید محمد اسلم بیرسٹر پر عدالت کے سامنے بعض قابل اعتراض تقریریں کرنے کے الزام میں جو مقدمہ چلایا گیا ہے۔ اس میں ٹریبونل کے سامنے آپ نے جو بیان دیا۔ اسے شائع کر دیا گیا ہے۔ آپ نے لکھا ہے۔ کہ میرے خلاف الزام کا حق یا اس بات کا فیصلہ کرنا کہ میری تقریر قواعد کے خلاف تھی۔ صرف اسی عدالت کو حاصل ہے۔ جس میں یہ تقریر کی گئی۔ کیونکہ میں نے کوئی ایسا جرم نہیں کیا۔ جو تعزیرات ہند کی کسی دفعہ کے ماتحت آتا ہو کسی بیرونی ایسوسی ایشن کو عدالتوں کے فرائض سر انجام دینے کی اجازت نہیں دی جانی چاہئیے۔ قانون کے رُو سے ایک وکیل کو مکمل مراعات حاصل ہیں۔ جب اس کی آزادیٔ گفتار پر پابندیاں عائد کی جائیں۔ تو وہ ملزم کی صفائی کس طرح پیش کر سکتا ہے۔ اور اس ڈر سے کہ میں خود نہ پھنس جاؤں اپنے مؤکل کی صحیح ترجمانی ہرگز نہیں کر سکتا۔ جو وکیل کسی قتل کے ملزم کی طرف سے پیش ہو۔ اس کی طرف سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی۔ کہ ہر لفظ جانچ کر اور تول کر منہ سے نکالے۔

لنڈن ۲۹ جون۔ البرٹ ہال میں ایک بڑا جلسہ ہوا۔ جس میں امن عامہ کے متعلق بعض سوالات پر رائے عامہ معلوم کی گئی۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا برطانیہ کو مجلس اقوام کا ممبر رہنا چاہئیے یا نہیں۔ ایک کروڑ دس تائیدی ووٹ ملے۔ مخالف ووٹ صرف ۳۵۶۰۰۰ تھے۔ اسلحہ کی تخفیف کے حق میں ۱۰۵۰۰۰۰۱ اور مخالف ۸۶۲۰۰۰ ووٹ تھے۔ ایک سوال یہ پیش ہوا۔ کہ جارحانہ کارروائی کرنے والے ملک کے خلاف اقتصادی اور غیر فوجی کارروائی کی جائے یا نہیں۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰ ووٹ اس کے حق میں اور ۶۷۵۰۰۰ اس کے خلاف ہوئے۔ ۶۷۵۰۰۰۰ اشخاص نے یہ رائے دی۔ کہ اگر ضرورت پڑے تو ایسے ملکوں کے خلاف فوجی کارروائی بھی کی جائے۔

فیروزپور ۳۰ جون۔ احراریوں کے ہم عقیدہ ایک مسلمان رضاکار کا پولیس نے چالان کیا ہے۔ اس کی ڈیوٹی کوئٹہ سے آنے والے زخمیوں کی امداد کرنا تھی۔ لیکن اس نے ایک مصیبت زدہ عورت سے یہ کہکر مبلغ ۷۳ روپے لے لئے۔ کہ میں حفاظت سے رکھونگا۔ اور پھر تمہیں دے دونگا۔ مگر خود رفوچکر ہو گیا۔ آخر عورت کے شور کرنے پر معاملہ پولیس کے حوالہ کیا گیا۔ جس نے ملزم کو گرفتار کر لیا۔

جاپان اور ہندوستان کے مابین جو تجارتی معاہدہ ہوا تھا۔ اُسے ایک سال ہو گیا ہے۔ اس عرصہ کی رپورٹ شائع ہو گئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس عرصہ میں گذشتہ سال کی نسبت دوگنی کپاس ہندوستان سے جاپان بھیجی گئی ہے۔ اس کے مقابل میں جاپان سے جو کپڑا ہندوستان آیا ہے۔ وُہ بہت کم ہے۔ ہندوستان میں سب سے زیادہ کپڑا برطانیہ سے آیا ہے۔ کیونکہ اس پر محصول کم ہے۔ اور جاپان و دیگر ممالک کے کپڑے پر محصول بہت زیادہ ہے۔ سال زیر رپورٹ میں حکومت ہند کو اس امر کی بہت سی شکایات موصول ہوئی ہیں۔ کہ جاپان معاہدہ پر ٹھیک طرح عمل نہیں کر رہا۔ شکایت کنندگان سے ثبوت مانگا گیا۔ مگر وہ کوئی ثبوت پیش نہ کر سکے۔

جرمنی میں کوئلے سے تیل نکالنے کی سکیم کے ابتدائی تجربات کامیاب ہو چکے ہیں۔ اور اب اس کام کو دس کروڑ مارکس کے سرمایہ سے شروع کیا جا رہا ہے۔

افغانستان کے مندوب سردار عبدالرب خان نے بین الاقوامی مزدور کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ افغانستان میں بے روزگاری کا نام و نشان نہیں۔ اور جس مسئلہ نے آج تمام ممالک کو پریشان کر رکھا ہے۔ وہ افغانستان میں زیر بحث ہی نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ آبادی کا بہت بڑا حصہ زراعت میں مصروف ہے۔ کارخانے کم ہیں۔ اور جو بھی ہیں۔ وہ حکومت کی ملکیت اور نگرانی میں ہیں۔ سرکاری عمارتوں اور سڑکوں کے کام خاص طور پر جاری رہتے ہیں۔ نہ وہاں سرمایہ دار اور مزدور کی کشمکش ہے۔ اور نہ ہڑتالیں ہوتی ہیں۔

نتھیا گلی ۳۰ جون۔ پشاور کے سرکردہ اشخاص نے بلدیہ پشاور کے سامنے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ آتش زدہ علاقہ میں نئی طرز کے مکانات بنوائے جائیں۔ اور مکینوں سے یا تو ماہانہ کرایہ وصول کیا جائے۔ یا ان سے باقساط قیمت لی جائے۔ نیز اس علاقہ میں ایک پارک بنوایا جائے۔ تا باشندوں کی صحت پر عمدہ اثر پڑے۔ امید ہے۔ کہ حکومت مصیبت زدگان کی امداد کے لئے کوئی قدم اٹھانے سے پیشتر مجوزہ سکیم پر غور و خوض کرے گی۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر غلام نبی